۲

سبق آموز واقعات

اشک مولا اور اشک یتیم

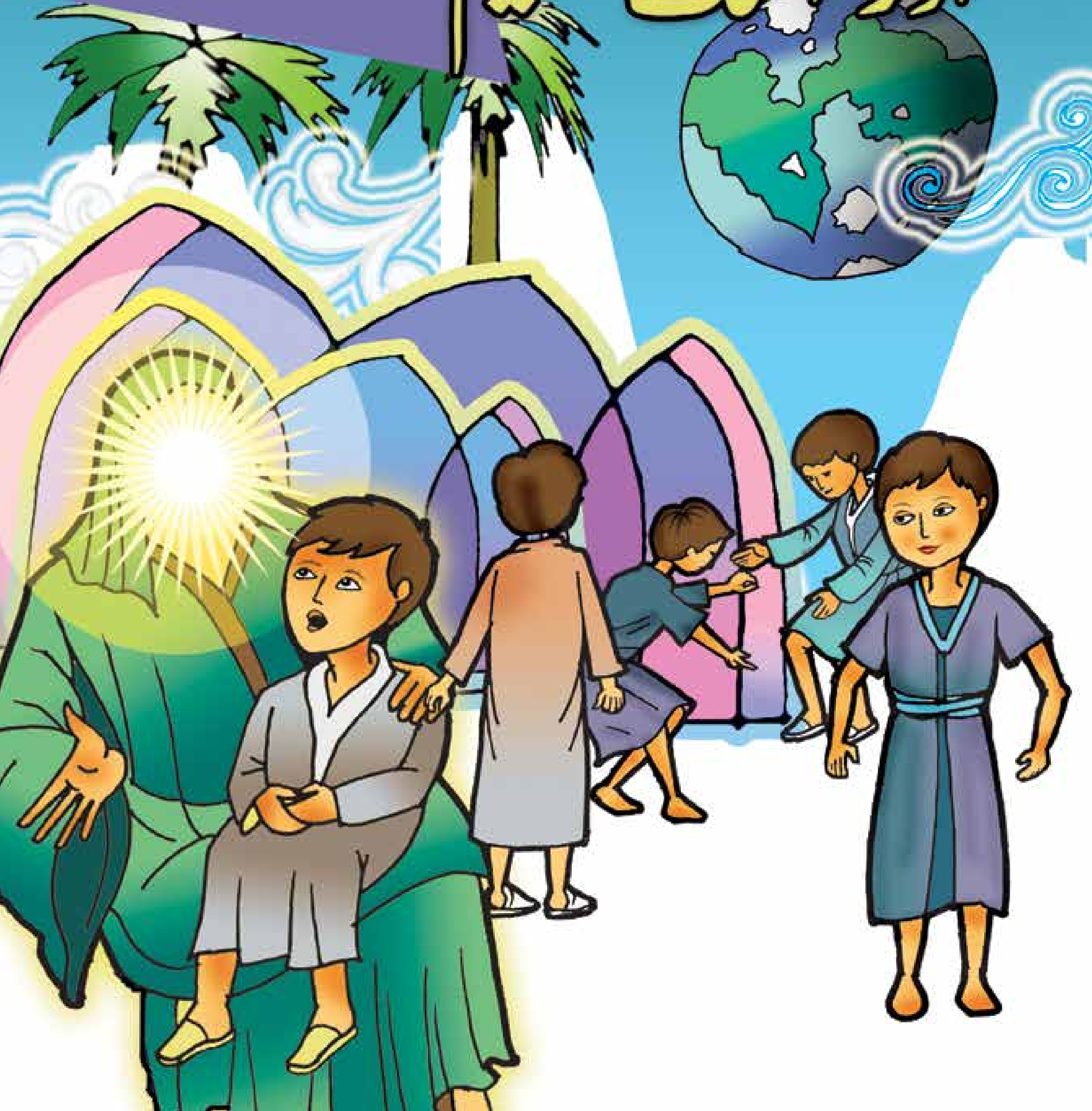

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٢

سبق آموز واقعات

اشک مولا اور اشک یتیم

مشخصات

اسم کتاب	: اشک مولا اور اشک یتیم
تحریر	: مدرسہ علوی ۲
ترجمہ	: سید حسین اختر رضوی اعظمی
آرٹ	: مرتضٰی امین
کمپوزنگ	: الغدیر فاؤنڈیشن ہندوستان
ناشر	: آثار سبز پبلی کیشنز تہران ، ایران
تعداد	: ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:
شابک	978-600-7441-51-0:
پتہ	: خیابان سمیہ، بین شہید مفتح و شہید موسوی پلاک ۱۷۳ تہران ایران فون نمبر ۰۰۹۸۲۱۸۸۸۳۱۴۱۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

عنوان و نام پدیدآور	:	اشک مولااور اشک یتیم
مشخصات نشر	:	تهران: آثار سبز، ١٣٩٤.
مشخصات ظاهری	:	٢٦ ص.: مصور(رنگی)
فروست	:	سبق آموز واقعات؛ ٢.
شابک	:	978-600-7441-51-0
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپای مختصر
یادداشت	:	فهرستنویسی کامل این اثر در نشانی: http://opac.nlai.ir قابل دسترسی است
یادداشت	:	اردو .
یادداشت	:	کتاب حاضر ترجمه اردو کتاب "اشک مولا و اشک یتیم" که در سال ١٣٨٨ توسط انتشارات برای فردا منتشر گردیده است
شناسه افزوده	:	اختر رضوی اعظمی، سید حسین، ١٣٥٠-
شناسه افزوده	:	امین، مرتضی، ١٣٦٠- ، تصویرگر
شناسه افزوده	:	موسسه فرهنگی علوی. دبستان علوی شماره دو
شماره کتابشناسی ملی	:	٣٨٥٥٦٤٨

انتساب

مولائے متقیان

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام

کی نذر جو شیر کردگار ہیں اور خداوند عالم نے ہمیں ان کا پیرو

اور شیعہ قرار دیا ہے اور استاد گرانقدر رضا روزبہ اور علامہ

کرباسچیان کی نذر، جو دسترخوان علوی کے ایک ادنی غلام اور

میرے پیارے بچوں ، عزیز باپ اور مہربان ماں

تم لوگ ہمیشہ سلامت رہو کہ سلام پروردگار عالم کے ناموں میں سے ایک مبارک نام ہے۔

اب بھی اس ضعیف و لاغر، خوش اخلاق بزرگ (خدا ان کی مغفرت کرے اور جنت میں اعلیٰ جگہ عنایت فرمائے) کی آواز کانوں میں گونج رہی ہے اے بچو اپنی قلمیں تراشنے کی لئے لے لاؤ اور جن کی قلمیں صحیح و سالم ہیں وہ تمرین کے طور پر

" مرد کا ادب اس کی سب سے بڑی دولت ہے "

لکھو ۔اپنے مشق کو خوب غور سے دیکھو ، قلم کی نوک کو دیکھو اور خوبصورت و عمدہ لکھو تاکہ تمہاری تحریر اچھی ہوجائے ،دیکھو، بچو جلد بازی سے کام نہ لو کام کی زیادتی اہمیت نہیں رکھتی بلکہ میری نظر میں کام کی کیفیت اہم ہے ۔یہ خوشخط (رائٹنگ) کو بہتر بنانے کے لئے بہترین طریقہ ہے کیا تم جانتے ہو کہ زندگی کے راستے کی اصلاح اور جنت کی جانب جانے والے راستے کو صحیح طور پر معین کرنے اور خدا کی رضایت کس چیز میں ہے اور کس طرح ہم خدا کو راضی کر سکتے ہیں؟

اس راستے کے لئے ہم نے کیا تمرین کی ؟ کس گوہر کو ہم اپنا رہنما قرار دیں تاکہ ہماری زندگی نیک اور خدا کی مرضی کے مطابق ہمارے لئے راہنما قرار پائے ؟ کیا معصومین علیہم السلام اور ان کے مکتب کے شاگردوں کے علاوہ کسی کو پہچانتے ہیں؟۔

خدا ، تمہاری بہترین راستے کی طرف ہدایت

کرے اور وہ بہترین راستہ

صرف اور صرف قرآن کریم اور ائمہ معصومین علیہم

السلام کی سیرت ہے ۔

ہیئت تحریریہ

اشک مولا اور اشک یتیم

ایک دن امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام ایک گلی سے گذررہے تھے توآپ نے دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ دوسرے بچوں سے الگ ایک دیوار سے ٹیک لگائے رورہا ہے اور اس کے آنسو اس کے رخساروں سے زمین پر گر رہے ہیں۔ امام علیہ السلام بچے کے پاس آئے، زمین پر بیٹھے اور بچے کو اپنے زانو پر بٹھایا، اس کے اشک آلود چہروں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا اور پوچھا اے میرے بیٹے کیا ہوگیا؟ کیا کوئی پریشانی ہے یا کسی نے تمھیں مارا ہے؟

بچے نے روتے ہوئے کہا نہیں آقا میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے گلی میں آیا تھا لیکن بچے مجھے اپنے ساتھ نہیں کھلا رہے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کیوں؟ بچے نے جواب دیا: ان لوگوں نے کہا کہ چونکہ تمہارے باپ نہیں ہیں اس لئے ہم تمہارے ساتھ نہیں کھیلیں گے۔

دین و دنیا کے سلطان حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں سے بھی اشکوں کا سیلاب جاری ہوگیا آپ نے یتیم بچے کو سینے سے لگایا، پیار کیا اور محبت و نوازش سے اسے چند سکے عطا کئے پھر بچے سے فرمایا: " جاؤ بچوں کے ساتھ کھیلو اگر تم سے کہیں کہ تمہارے بابا نہیں ہیں تو کہنا کہ میرے بابا علی بن ابی طالب ہیں " بچہ خوشی خوشی تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے بچوں کے پاس گیا اور کھیل کود میں مصروف ہوگیا اور مولائے متقیان بھی خوشی خوشی وہاں سے چلے گئے۔

کتاب ناسخ التاریخ سے ماخوذ

وَآتَی الْمالَ عَلیٰ حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبیٰ وَالْیَتامیٰ وَالْمَساکینَ وَابْنَ السَّبیلِ.

اور محبت خدا میں قرابتداروں یتیموں مسکینوں غربت زدہ مسافروں کو اپنا مال دے

(سورہ بقرہ آیت ۱۷۷)

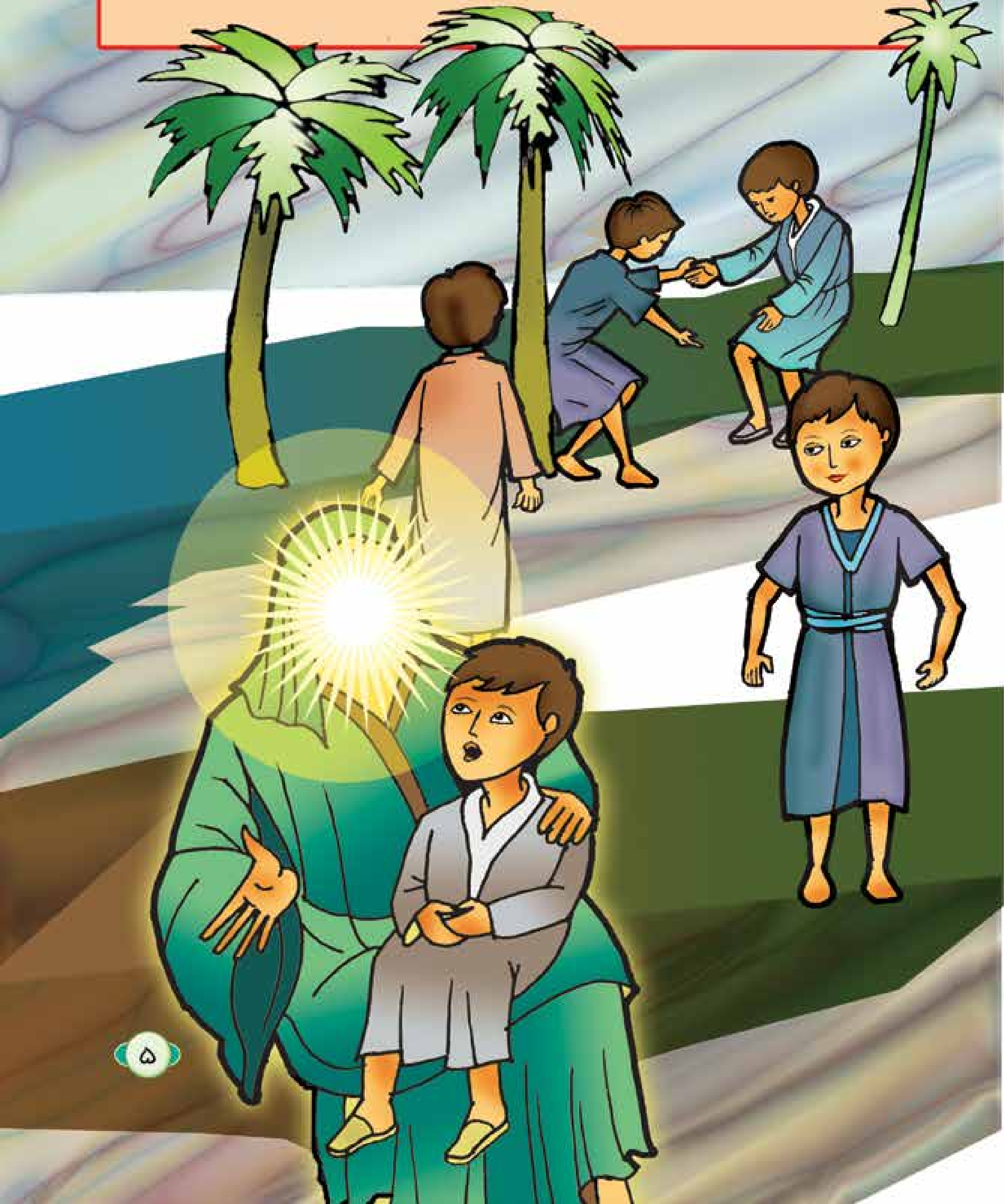

علم کے بحر بیکراں

دوسرا سبق

ایک دن امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام ایک گلی سے گذر رہے تھے توآپ نے دیکھا کہ ایک چھوٹا بچہ دوسرے بچوں سے الگ ایک دیوار سے ٹیک لگائے رو رہا ہے اور اس کے آنسو اس کے رخساروں سے زمین پر گر رہے ہیں۔ امام علیہ السلام بچے کے پاس آئے، زمین پر بیٹھے اور بچے کو اپنے زانو پر بٹھایا، اس کے اشک آلود چہروں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا اور پوچھا اے میرے بیٹے کیا ہوگیا؟ کیا کوئی پریشانی ہے یا کسی نے تمہیں مارا ہے؟

بچے نے روتے ہوئے کہا نہیں آقا میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے گلی میں آیا تھا لیکن بچے مجھے اپنے ساتھ نہیں کھلا رہے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کیوں؟ بچے نے جواب دیا: ان لوگوں نے کہا کہ چونکہ تمہارے باپ نہیں ہیں اس لئے ہم تمہارے ساتھ نہیں کھیلیں گے۔

دین و دنیا کے سلطان حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں سے بھی اشکوں کا سیلاب جاری ہوگیا آپ نے یتیم بچے کو سینے سے لگایا، پیار کیا اور محبت و نوازش سے اسے چند سکے عطا کئے پھر بچے سے فرمایا: " جاؤ بچو کے ساتھ کھیلو اگر تم سے کہیں کہ تمہارے بابا نہیں ہیں تو کہنا کہ میرے بابا علی بن ابی طالب ہیں " بچہ خوشی خوشی تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے بچوں کے پاس گیا اور کھیل کود میں مصروف ہوگیا اور مولائے متقیان بھی خوشی خوشی وہاں سے چلے گئے۔

کتاب ناسخ التاریخ سے ماخوذ

اعْلَمُوا اَنَّ اللہ شَدِیدُ الْعِقابِ وَ اَنَّ اللہ غَفورٌ رَحیمٌ.

یاد رکھو خدا سخت عذاب کرنے والا بھی ہے اور غفور و رحیم بھی ہے

(سورہ مائدہ آیت ۹۸)

تیسرا سبق

بہادر انسان اور اس کی بہادری

جنگ صفین حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور معاویہ کے لشکر کے درمیان ہوئی جو تقریبا ایک مہینے سے زیادہ تک جاری رہی ایک رات معاویہ نے عمروعاص سے کہا : چلو آج رات علی کے خیمے کی طرف چلتے ہیں عمروعاص نے تعجب سے کہا : ارے تم یہ کیا کہہ رہے ہو اگر علی نے ہمیں اپنی چھاؤنی میں دیکھ لیا توہم زندہ نہیں بچیں گے ۔ معاویہ نے کہا : تم علی کو نہیں پہچانتے وہ ان تمام چیزوں سے بالاتر ہیں ۔

دونوں نے بصرہ والوں کی طرح سے لباس پہنا اور حضرت علی علیہ السلام کے خیمے کی طرف آئے امیرالمومنین علی علیہ السلام کی لشکر کے سپہ سالار مالک اشتر خیمہ علی کی محافظت کے لئے پہرہ دے رہے تھے معاویہ نے شیطنت کے بہانے اپنی آواز بدل کر کہا: اپنے مولا سے جاکر کہو کہ بصرہ سے دوعرب آپ سے ملاقات کے لئے آئیں ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں ۔ مالک اشتر نے مولا سے اجازت لی ۔

وہ دونوں مولا کے خیمے میں داخل ہوگئے اور سلام کیا حضرت نے خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا اور فرمایا: " اپنے چہروں سے نقاب ہٹاؤ میں تم دونوں کو پہچانتا ہوں " وہ دونوں امام علیہ السلام کے سامنے بیٹھ گئے اور بہت سے سوالات کئے ، کچھ دیر کے بعد مولا نے مالک اشتر کو بلایا اور فرمایا: ان دونوں کو معاویہ کی چھاؤنی تک پہنچادو لیکن ان سے راستے میں ہر گز گفتگو نہ کرنا " مالک اشتر نے دونوں کو دشمن کی چھاؤنی تک پہنچا دیا اور واپس آگئے ۔

مولائے متقیان نے مالک اشتر سے فرمایا: اے مالک اشتر کیا تم نے ان دونوں کو پہچانا؟ مالک اشتر نے عرض کیا : نہیں میں نہیں پہچان سکا آپ نے فرمایا :اس میں ایک معاویہ تھا اور دوسرا عمرو عاص ، مالک اشتر کے منھ سے آہ نکلی اور کہا : اے مولا آپ نے ہمیں اجازت کیوں نہیں دی کہ ان کے شر سے مسلمانوں کو آرام وسکون پہنچاتا ؟ کس طرح آپ نے دشمن کو اپنی چھاؤنی سے آزاد کردیا ؟

وَ عِبادُ الرَّحمانِ الَّذینَ یَمْشونَ عَلَی الْأرضِ هَوناً
وَ إذا خاطَبَهُمُ الْجاهلونَ ، قالوا سَلاماً.

اور اللہ کے بندے وہی ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں
اور جب جاہل ان سے خطاب کرتے ہیں تو سلامتی کا پیغام دے دیتے ہیں۔
(سورہ فرقان آیت ۶۳)

امام علیہ السلام نے فرمایا: اے مالک اشتر چاہے جو بھی ہو وہ ہمارے مہمان تھے اور مہمانوں کی عزت و تکریم حکم خدا و رسول ہے اور ہم نے اپنے فریضے پر عمل کیا ہے۔

کتاب قصص امیر المومنین سے ماخوذ

چوتھا سبق

حکومت امام علی علیہ السلام کی سپہ سالاری

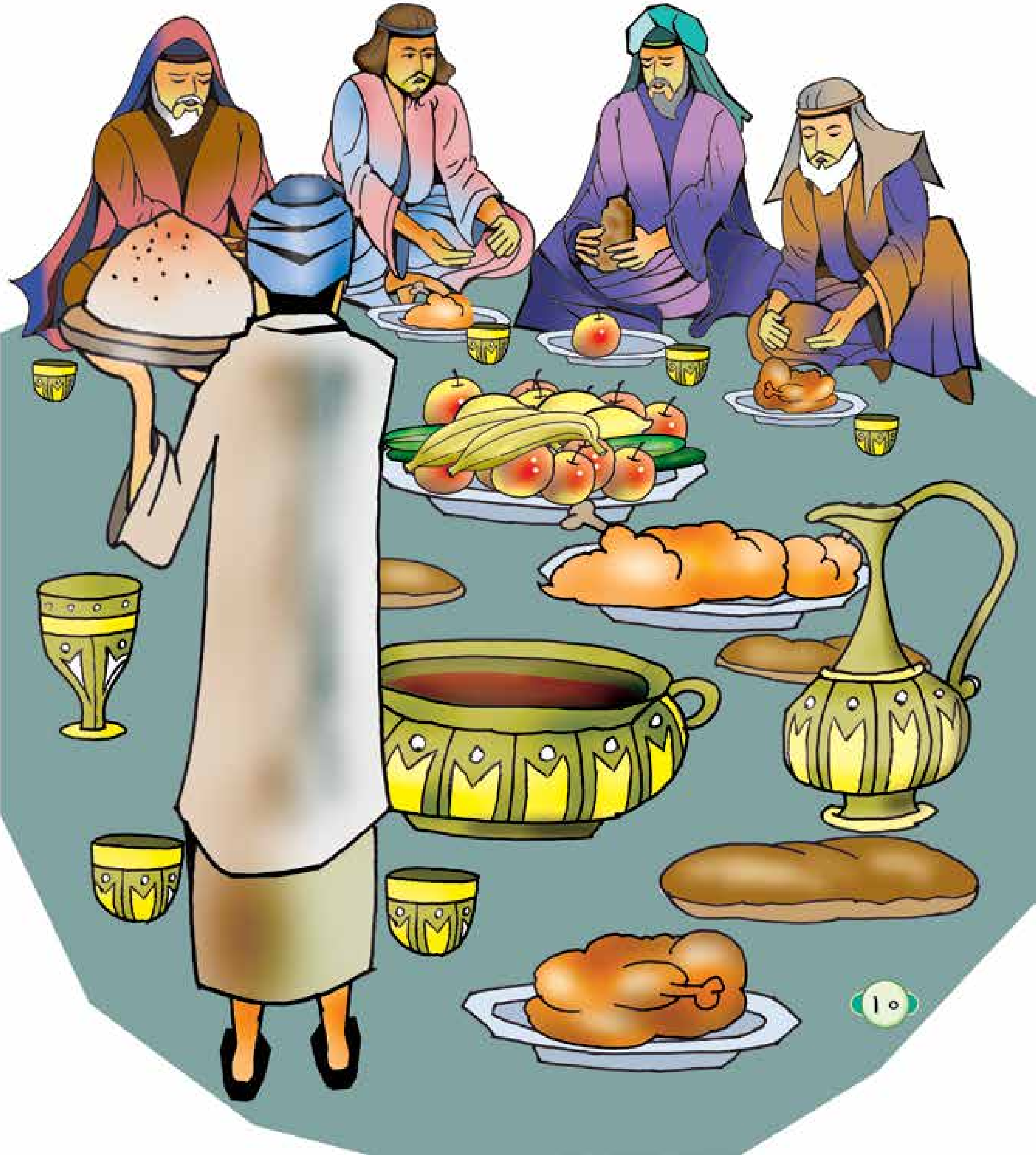

يا اَيُّهَا اَلَّذِينَ اٰمَنوا! لِمَ تَقولونَ مالا تَفعَلونَ؟!
كَبُرَ مَقْتاً عِندَاللهِ أنْ تَقولوا مالا تَفعَلونَ!

ایمان والو آخر وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو
اللہ کے نزدیک یہ سخت ناراضگی کا سبب ہے کہ تم وہ کہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو۔
(سورہ صف آیت ۲-۳)

عثمان بن حنیف حضرت امام علی علیہ السلام کے ایک خاص چاہنے والے تھے آپ نے اپنی حکومت کے زمانے میں انہیں شہر بصرہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا کچھ ہی دنوں بعد اس شہر کے ایک امیر شخص نے ان کی دعوت کی اور انہوں نے دعوت قبول بھی کرلی اس دعوت میں شرکت کرنے والے تمام افراد دولتمند اور شہر کے بڑے بڑے عہدیدار تھے جبکہ یہ دعوت غریب و نادار سے خالی تھی اور کیسی بھی غریب و محتاج کو نہیں بلایا گیا تھا۔
دسترخوان پر طرح طرح کے پکوان موجود تھے اور تمام مہمان دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے اور میزبان تمام مہمانوں بالخصوص شہر کے گورنر کی خوب مہمان نوازی میں مصروف تھا کچھ ہی دنوں بعد یہ خبر امیرالمومنین علیہ السلام کے تک پہنچی یہ خبر سن کر حضرت بہت سخت ناراض ہوئے اور اپنے گورنر کے نام بہت ہی سخت الفاظ میں خط لکھا اور ان کے اس کام پر سخت تنقید اور اظہار ناراضگی کی ۔
آپ نے خط میں تحریر کی تھا " اے حنیف کے بیٹے ، میں نے ہرگز یہ گمان نہیں کیا تھا کہ تم ایسے افراد کی دعوت کو قبول کروگے جو غریبوں اور ناداروں کو اپنے سے دور رکھے گا اور امیروں اور دولتمندوں کو اپنے دسترخوان پر دعوت دے گا۔

نہج البلاغہ مکتوب نمبر۴۵ سے ماخوذ

پانچواں سبق

زندگی کا آخری لمحہ

عثمان بن حنیف حضرت امام علی علیہ السلام کے ایک خاص چاہنے والے تھے آپ نے اپنی حکومت کے زمانے میں انہیں شہر بصرہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا کچھ ہی دنوں بعد اس شہر کے ایک امیر شخص نے ان کی دعوت کی اور انہوں نے دعوت قبول بھی کرلی اس دعوت میں شرکت کرنے والے تمام افراد دولتمند اور شہر کے بڑے بڑے عہدیدار تھے جبکہ یہ دعوت غریب و نادار سے خالی تھی اور کیسی بھی غریب و محتاج کو نہیں بلایا گیا تھا۔

دسترخوان پر طرح طرح کے پکوان موجود تھے اور تمام مہمان دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے اور میزبان تمام مہمانوں بالخصوص شہر کے گورنر کی خوب مہمان نوازی میں مصروف تھا کچھ ہی دنوں بعد یہ خبر امیرالمومنین علیہ السلام کے تک پہنچی یہ خبر سن کر حضرت بہت سخت ناراض ہوئے اور اپنے گورنر کے نام بہت ہی سخت الفاظ میں خط لکھا اور ان کے اس کام پر سخت تنقید اور اظہار ناراضگی کی ۔

آپ نے خط میں تحریر کی تھا " اے حنیف کے بیٹے ، میں نے ہرگز یہ گمان نہیں کیا تھا کہ تم ایسے افراد کی دعوت کو قبول کروگے جو غریبوں اور ناداروں کو اپنے سے دور رکھے گا اور امیروں اور دولتمندوں کو اپنے دسترخوان پر دعوت دے گا۔

نہج البلاغہ مکتوب نمبر۴۵ سے ماخوذ

وَ كُلَّ إنْسانٍ أَلْزَمْناهُ طائِرَهُ في عُنُقِه
وَ نُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ كِتاباً يَلْقاهُ مَنْشوراً.

اور ہم نے ہر انسان کے نامۂ اعمال کو اس کی گردن میں آویزاں کر دیا ہے
اور روز قیامت اسے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح پیش کر دیں گے۔
(سورہ اسراء آیت ۱۳)

ایثار، جس نے بچوں کو بھوکا سلادیا

مسجد نبوی میں مسلمانوں کا ایک گروہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا گفتگو میں مصروف تھا اسی وقت ایک بوڑھا شخص آیا اور بھوک کا اظہار کیا پیغمبر اسلام نے کسی کو اپنے گھر بھیجا تاکہ اگر گھر میں کچھ کھانے کے لئے موجود ہو تو تھوڑی سے غذا لا کر اس مرد کو دیدے ۔ اس شخص نے واپس آکر خبر دی کہ اے رسول خدا ! گھر میں پانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارے درمیان میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات اس مرد کو کھانا کھلاکر اس کی بھوک ختم کردے ؟ حضرت علی علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: میں آج کی شب اسے اپنا مہمان بناؤں گا اس کے بعد آپ گھر تشریف لائے اور فرمایا: اے پیغمبر کی بیٹی ، کیا گھر میں کوئی چیز کھانے کے لئے ہے تاکہ اس بھوکے شخص کا پیٹ بھر سکوں ؟ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے ابوالحسن گھر میں صرف اتنی ہی غذا ہے جسے آپ کے بچے کھاسکتے ہیں لیکن میں مہمان کو اپنے بچوں پر مقدم کروں گی ، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا : اے فاطمہ پس بچوں کو آپ بھوکا سلادیں اور کسی بہانے سے چراغ بجھا دیں۔

اس کے بعد مولائے کائنات نے کھانا لاکر مہمان کے سامنے رکھا اور اپنے کو اس طرح سے مہمان کے سامنے ظاہر کیا گویا خود کھانا کھانے میں مصروف ہیں جب مہمان کھانا کھا چکا اور چراغ جلایا گیا تو دیکھا کہ خدا کے فضل وکرم سے کھانے کا پیالہ بھرا ہوا ہے اور اس میں اتنا کھانا ہے کہ بچے آرام سے کھا کر سیر ہو سکتے ہیں ۔جب صبح نمودار ہوئی تو امام علیہ السلام نماز صبح کے لئے مسجد تشریف لے گئے، نماز ختم ہونے کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنے محبوب داماد کی طرف رخ کرکے فرمایا:

وَ يُؤْثِرونَ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كانَ بِهِمْ خَصاصَةٌ.

اور اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں چاہے انہیں کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو۔

(سورہ حشر آیت ۹)

کل رات جو کام تم نے انجام دیا ہے اس پر خدا نے تمہارا شکریہ ادا کیا اور یہ آیت نازل فرمائی "وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"

کتاب شواہد التنزیل سے ماخوذ

ساتواں سبق

اسلام کسی کو بھی ذلیل و رسوانہیں دیکھ سکتا

مفضل بن قیس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک خاص چاہنے والے تھے ایک دن وہ امام علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور اپنی زندگی میں پیش آنے والی تمام مشکلات و پریشانیوں کا ذکر کیا، مولا فلاں شخص کا میں اتنا مقروض ہوں میں نہیں جانتا کہ کس طرح سے اس کا قرض ادا کروں، فلاں مقدار میں میرا خرچ ہے اور آمدنی اتنی نہیں ہے میں بہت ہی حیران و پریشان ہوں جتنی بھی کوشش کرتا ہوں نتیجہ کچھ نہیں ہاتھ آتا۔۔۔ مولا میں آپ سے التماس کرتا ہوں میرے لئے دعا کیجیئے تاکہ خداوندعالم میری پریشانیوں کو دور کردے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: جاؤ سونے کے سکوں کی وہ تھیلی لاؤجو غاصب عباسی خلیفہ نے ہمارے لئے بھیجا ہے غلام فوراہی گیا اور سکوں کی وہ تھیلی لاکر امام علیہ السلام کو دیدی اور پھر مفضل سے فرمایا:

" اس تھیلی میں چارہزار دینار ہیں لو اس سے تمہاری تمام مشکلیں ختم ہوجائیں گی "

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا ان مشکلوں کے بیان کرنے سے میرا مقصد آپ سے پیسہ طلب کرنا نہیں تھا۔ بلکہ میری خواہش یہ تھی کہ آپ خدا سے میرے حق میں دعا کردیں امام علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے میں تمہارے لئے دعا بھی کروں گا لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ کبھی بھی اپنی پریشانیوں اور مشکلات کا ذکر کسی سے نہ کرنا کیونکہ اگر تم ایسا کروگے تو اس کا پہلا اثر یہ مرتب ہوگا کہ تم میدان زندگی میں ہار گئے ہو اور دوسروں کی نظروں میں تمہاری کوئی عزت نہیں رہے گی اور لوگ تمہارا ادب و احترام کرنا چھوڑ دیں گے کیونکہ خداوندعالم ہرگز نہیں یہ پسند کرتا کہ ایک مسلمان دوسرے لوگوں کے سامنے ذلیل و خوار ہو۔

کتاب بحارالانوار سے ماخوذ

وَآتُوا الْبُيوتَ مِنْ أَبْوابِها وَاتَّقُوا اللهَ ؛ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحونَ.

اور مکانات میں دروازوں کی طرف سے آئیں اور اللہ سے ڈرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۹)

آٹھواں سبق

کاش ہم اپنے کام کے انجام پر غور کرتے

"سلیمان بن خالد" حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک خاص صحابی تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ایک شب میں اپنے مولا و آقا کے ہمراہ آپ کے ایک چاہنے والے کے گھر پر مہمان تھا ۔ میزبان نے دسترخوان بچھایا، روٹی اور ایک پیالہ سالن لاکر دسترخوان پر رکھ دیا امام علیہ السلام نے سالن میں روٹی توڑ کر ڈال دی او رجب لقمہ اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو دیکھا کہ بہت گرم ہے لہذا فوراً ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا:

" میں جہنم کی آگ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں "

پھر ارشاد فرمایا: عجیب ہے ہم اس گرم سالن کو چھونے کی طاقت نہیں رکھتے پس کس طرح جہنم کی آگ کو برداشت کر سکیں گے ہم اس سالن کی معمولی سی حرارت پر صبر نہیں کر سکتے تو پھر کس طرح سے جہنم کی آگ کو برداشت کر پائیں گے ۔

آپ نے کئی مرتبہ اس جملے کی تکرار کی یہاں تک کہ سالن کی گرمی ختم اور وہ کھانے کے لائق ہوگیا پھر آپ نے کھانا تناول فرمایا۔

کتاب سفینۃ البحار سے ماخوذ

﴿ذٰلِكُمْ فَذوقوهُ وَ أَنَّ لِلْكافِرينَ عَذابَ النّارِ﴾

یہ تو دنیا کی سزا ہے جسے یہاں چکھو اور اس کے بعد کافروں کے لئے جہنّم کا عذاب بھی ہے۔
(سورہ انفال آیت ۱۴)

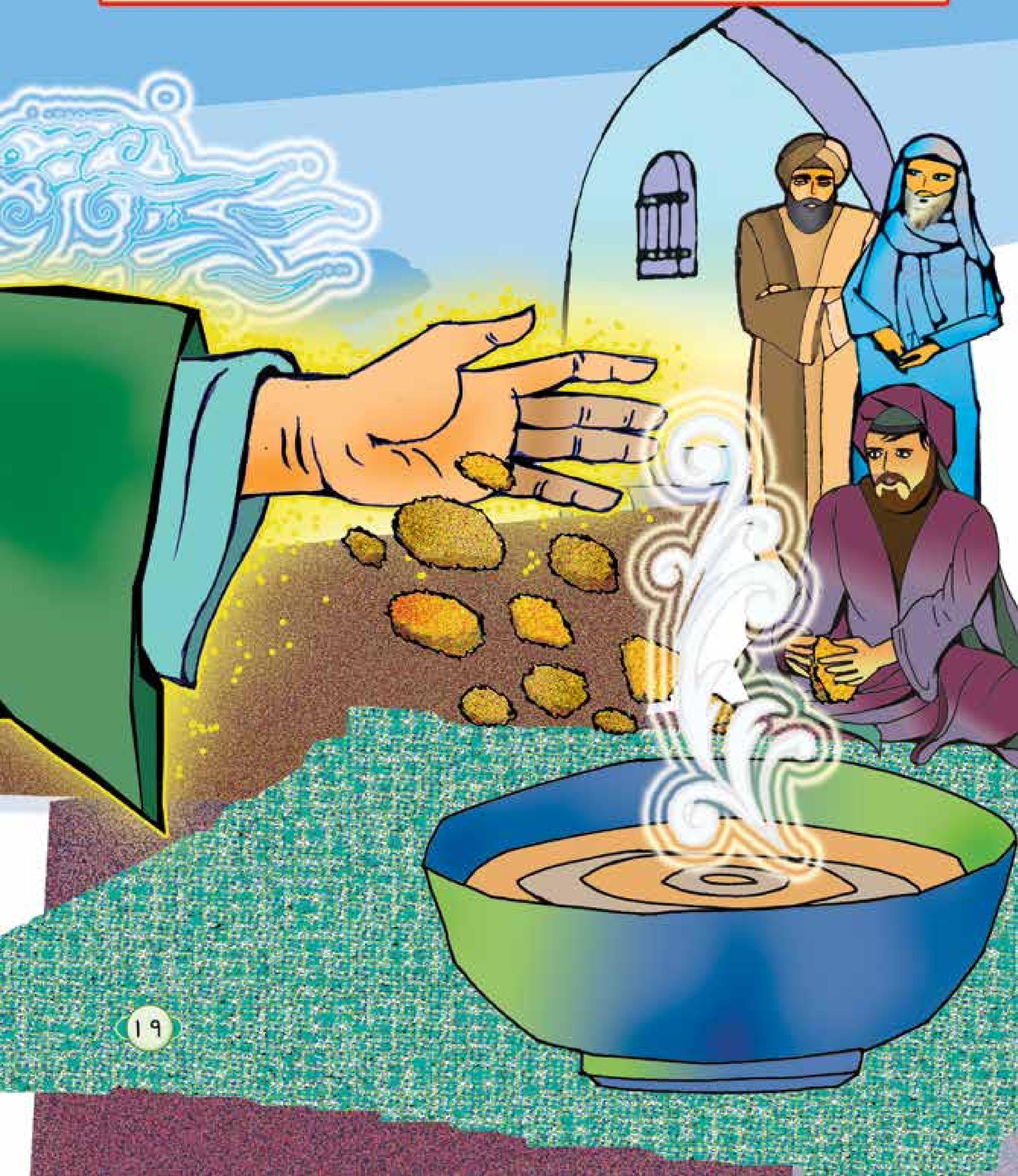

نواں سبق

علی علیہ السلام شہر علم نبی کا دروازہ ہیں
صرف خدا جانتا ہے

اس دن مسجد الحرام میں کافی بھیڑ تھی لوگ دوردراز سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین برحق کا خطبہ سننے کے لئے آئے تھے۔امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے اورفرمایا:

" اس سے پہلے کہ میں تم لوگوں کے درمیان سے چلا جاؤں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو کیونکہ میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے بہتر جانتا ہوں "۔

مجمع سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا : اے ابو الحسن اس وقت جبرئیل امین کہاں ہیں ؟

امام علیہ السلام نے زمین ، آسمان ، مشرق ومغرب کی طرف دیکھا اور کچھ لمحہ کے بعد اس سے فرمایا: میں نے تمام جگہ دیکھا لیکن کہیں بھی جبرئیل نظر نہیں آئے کیونکہ کہ تم خود ہی جبرئیل ہو ۔

لوگوں نے دیکھا کہ سوال کرنے والا ان کی نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے لیکن اس کی آواز کو سب نے سنا جو وہاں سے جاتے وقت کہہ رہا تھا:

" بے شک آپ اپنی گفتگو میں بہت سچے ہیں "

کتاب ناسخ التاریخ سے ماخوذ

﴿اللہ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسالَتَہُ.﴾

اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے گا۔

(سورہ انعام آیت ۱۲۴)

علی علیہ السلام حلال مشکلات

دسواں سبق

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ایک دن کہیں راستے سے گذر رہے تھے کہ ایک گلی کے پاس تین آدمیوں کو دیکھا جو غمزدہ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جب امام علیہ السلام ان کے قریب سے گذرے تو وہ لوگ آپ کے احترام میں کھڑے ہوگئے اور سلام کیا پیغمبر اسلام کے جانشین نے ان کی احوال پرسی کی اور غمگین ہونے کی وجہ دریافت کی ۔

بڑے بھائی نے کہا: اے ابوالحسن ، ہم تینوں بھائی ہیں اور ہمارے ماں باپ دنیا میں نہیں ہیں اس وقت ان کی میراث میں سترہ اونٹ موجود ہیں ہم اسے تینوں بھائیوں میں تقسیم کرناچاہتے ہیں ۔ کیونکہ ان اونٹوں میں آدھا حصہ میرا اور مجھ سے چھوٹے بھائی کا ایک تہائی حصہ اور نواں حصہ میرے سب سے چھوٹے بھائی کا ہوگالیکن نہ ہی ہم لوگ آپس میں تقسیم کرسکے اور نہ ہی دوسرے افراد ۔ کیونکہ ہم لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اونٹ ذبح بھی نہ ہو اور ہم لوگوں کو ہمارا حصہ بھی مل جائے ۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فورا ہی اپنے اونٹ کو ان کے اونٹوں میں شامل کردیاتاکہ اونٹوں کی تعداد اٹھارہ ہوجائے پھرآپ نے ان کے درمیان اونٹ تقسیم کرنا شروع کیاآپ نے بڑے بھائی کو نو اونٹ دیا کیونکہ اس کا حصہ نو سے کم ہورہا تھا نواونٹ پاکر وہ بہت زیادہ خوش ہوا اپنا حصہ لیا اور مولا کا شکریہ اداکرتے ہوئے چلا گیا ۔ دوسرے کو چھ اونٹ دیا اسے بھی چونکہ زیادہ مل گیا تھا لہٰذا وہ بھی مولا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے اونٹ لے کر چلا گیا اور تیسرے بھائی کو دواونٹ سے بھی کم ملنا تھا لیکن اس کو بھی دو صحیح و سالم اونٹ ملے اوروہ بھی مولا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنا اونٹ لے کر چلا گیا گیاآپ جانتے ہیں یہ سب کیسے ہوا؟

قُلْ : هَلْ يَسْتَوِى الْأَعْمىٰ وَ الْبَصيرُ ؟! أَفَلا تَتَفَكَّرونَ ؟

کیا اندھے اور بینا برابر ہو سکتے ہیں آخر تم کیوں نہیں سوچتے ہو۔

(سورہ انعام آیت ۵۱)

مولا نے جو اونٹ تقسیم کیا، ان کی کل تعداد سترہ تھی ان لوگوں نے اپنے اپنے حصوں سے زیادہ
لیا اور چلے گئے۔
مولائے متقیان بھی اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور گھر کی جانب چلے گئے۔
کتاب ہمای سعادت سے ماخوذ

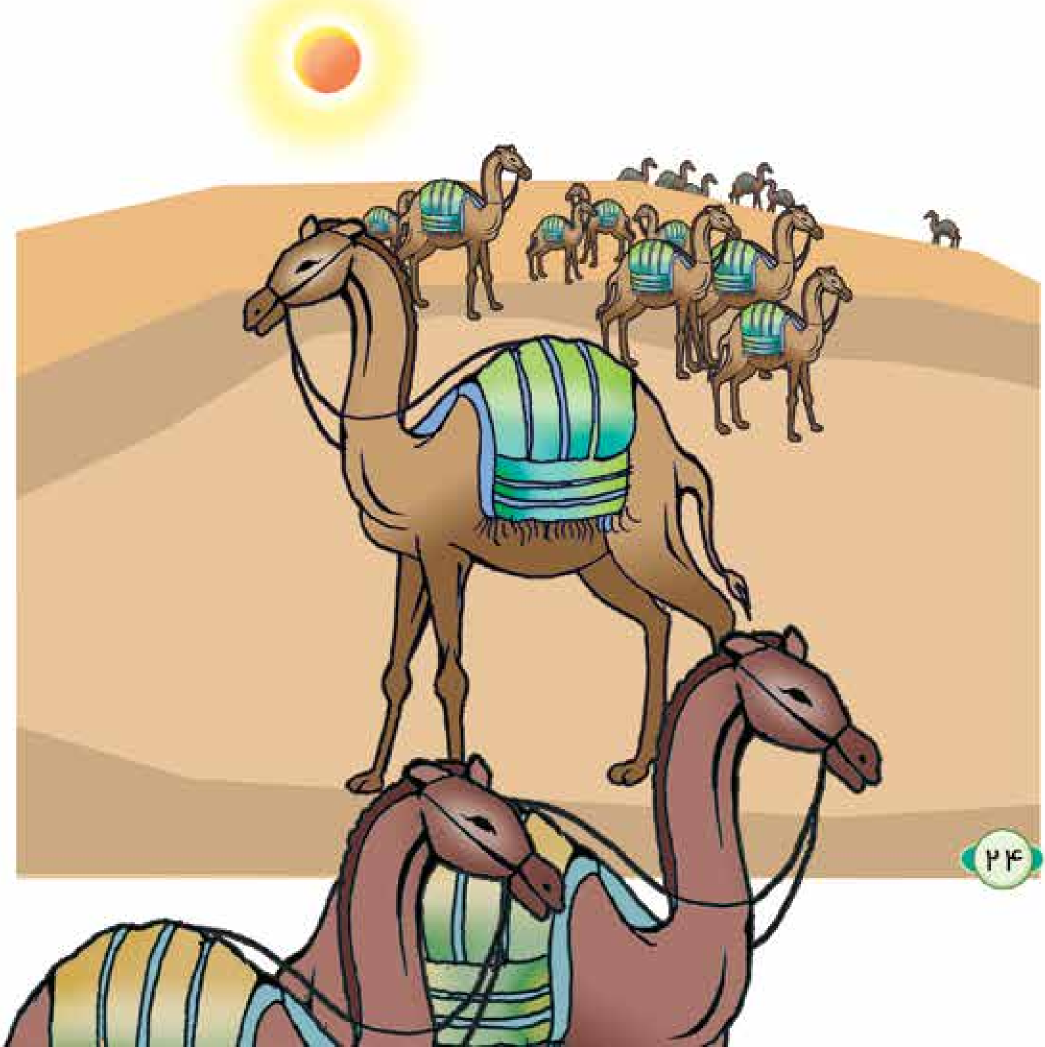

بچے نے روتے ہوئے کہا نہیں آقا میں بچوں کے
ساتھ کھیلنے کے لئے گلی میں آیا تھا لیکن بچے مجھے
اپنے ساتھ نہیں کھلا رہے ہیں امام علیہ السلام نے
فرمایا کیوں ؟ بچے نے جواب دیا : ان لوگوں نے
کہا کہ چونکہ تمہارے باپ نہیں ہیں اس لئے ہم
تمہارے ساتھ نہیں کھیلیں گے۔دین و دنیا کے
سلطان حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں سے بھی
اشکوں کا سیلاب جاری ہوگیا آپ نے یتیم بچے کو
سینے سے لگایا پیار کیا اور محبت و نوازش سے اسے
چند سکے عطا کئے پھر۔۔۔